# عورت کا ذبیحہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

عورت کا ذبیحہ بالاتفاق جائز ہے، خواہ حائضہ ہی ہو۔ قربانی ہو، عقیقہ ہو یا عام گوشت۔

❀ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ (المائدة 5 : 3)

''جس جانور کو آپ نے ذبح کیا ہو، وہ حلال ہے۔''

آیت کے عموم سے ثابت ہوا کہ شرعی طریقہ کے مطابق ذبیحہ حلال ہے، خواہ ذبح کرنے والا مرد ہو یا عورت، مسلمان ہو یا کتابی، آزاد ہو یا غلام، حائضہ ہو یا نفاس والی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں؛

قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ : إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ .

''رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے مجھے حکم فرمایا: چٹائی پکڑائیں۔ عرض کیا: میں تو ماہواری میں ہوں۔ فرمایا: ماہواری آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

(صحيح مسلم : 298)

ثابت ہوا کہ حیض ذبح میں رکاوٹ نہیں بنتا۔

❀ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا .

''ایک عورت نے پتھر سے بکری ذبح کی۔ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔''

(صحيح البخاري : 5504)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ جَوَازُ أَكْلِ مَا ذَبَحَتْهُ الْمَرْأَةُ سَوَاءً كَانَتْ حُرَّةً أَوْ أَمَةً، كَبِيرَةً أَوْ صَغِيرَةً، مُسْلِمَةً أَوْ كِتَابِيَّةً، طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَكْلِ مَا ذَبَحَتْهُ، وَلَمْ يَسْتَفْصِلْ .

''ثابت ہوا کہ عورت آزاد ہو یا لونڈی، چھوٹی ہو یا بڑی، مسلمان ہو یا کتابیہ، حائضہ ہو یا غیر حائضہ، اس کا ذبیحہ کھانا جائز ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے عورت کا ذبیحہ کھانے کا حکم دیا ہے اور آپ نے مرد و زن کے ذبیحہ میں فرق نہیں کیا۔''

(فتح الباري : 633/9)

❁ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کریں۔

(جزء لُوَيْن : 58، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَذْبَحُ، وَإِنِّي لَجُنُبٌ .

''جنابت میں ذبح کر لیتا ہوں۔''

(مسند علي بن الجعد : 305، وسندهٗ صحیحٌ)

جنبی جانور ذبح کر سکتا ہے، تو حائضہ بھی کر سکتی ہے۔ دونوں کے احکام ایک ہیں، الا یہ کہ کسی دلیل سے استثنا ثابت ہو جائے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

تَجُوزُ ذَكَاةُ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ، وَتَذْبَحُ الْمَرْأَةُ وَإِنْ كَانَتْ حَائِضًا، فَإِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا، وَذَكَاةُ الْمَرْأَةِ جَائِزَةٌ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ، وَقَدْ ذَبَحَتِ امْرَأَةٌ شَاةً، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا.

''مرد وزن کا ذبیحہ جائز ہے۔ ذبح کرنے والی عورت خواہ حائضہ ہی ہو، کیونکہ اس کا حیض اس کے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ عورت کا ذبیحہ جائز ہے، ایک عورت نے بکری ذبح کی تھی اور نبی کریم ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا تھا۔''

(مَجموع الفتاوٰی : 234/35)